برطانیہ: اپنے شرمناک ماضی کا جائزہ لے

چینل فور کی فلم افریقہ پر برطانوی مظالم

[JOSEPH INIKORI کی معرکہ آراء کتاب AFRICAN & INDUSTRIAL REVOLUTION پر مبنی فلم برطانیہ کے چینل ۴ سے نشر کی گئی جس کے بعد برطانوی استعماری مظالم ایک مرتبہ پھر عالم مغرب میں موضوع بحث بن گئے ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ وحید الدین خان، جاوید غامدی، یوسف قرضاوی اور تمام جدیدیت پسند مفکرین کے لیے ضروری ہے تاکہ انھیں معلوم ہوسکے کہ جدید سائنس کی بنیاد لاکھوں افریقیوں کے خون پر رکھی گئی ہے۔ جدید سائنس کی بنیاد استعماری طاقتوں سے لوٹی گئی دولت پر استوار ہوئی ہے لہٰذا جدید سائنس سے متاثر ہونا اور اس سائنس کی آرزو میں مبتلا ہونا معذرت خواہانہ جدیدیت ہے۔ اس کے برعکس مثبت رویہ یہ ہے کہ جدید سائنس کی تاریخ سے آگہی حاصل کر کے اس ظالمانہ سائنس کے کافرانہ مظاہر سے چھٹکارا پانے کے لیے متبادل لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ مغرب جو کچھ استبداد و استعماریت کے بل پر حاصل کر چکا ہے عالم اسلام اسے اب حاصل نہیں کرسکتا کیونکہ وہ دنیا کو اپنی نوآبادت میں تبدیل نہیں کرسکتا، نہ شریعت اسے لوٹ مار، قتل غارت گری اور دنیا سمیٹنے کی اجازت دیتی ہے۔ ہمارے مسلم جدیدیت پسند مفکرین سرمایہ داری اور جدید مغربی فکر و فلسفے کی تاریخ سے واقف نہیں ہیں لہٰذا وہ سائنس سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔ زیرِ نظر مضمون روشنی کے کئی ہالے مہیا کرتا ہے۔]

اے ایف پی اور رائٹر کے مطابق:

A documentary broadcast by Channel 4 on Monday, Robert Beckford called on the British to take stock of this past. Why he asked, had Britain made no apology for African slavery, as it had done for the Irish potato famine? Why was there no substantial public monument of national contrition equivalent to Berlin's Holocaust Museum? Why, most crucially, was there no recognition of how wealth extracted from Africa

and Africans made possible the vigour and prosperity of modern Britain? Was there not a case for Britain to pay reparations to the descendants of African slaves?

These are timely questions in a summer in which Blair and Bush, their hands still wet with Iraqi blood, sought to rebrand themselves as the saviours of Africa. The G8's debt-forgiveness initiative was spun successfully as an act of Western altruism.

برطانیہ شرمناک ماضی پر معذرت کرے:

برطانیہ میں نجی ٹی وی ''چینل فور'' سے دکھائی جانے والی ایک دستاویزی فلم میں برطانیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنے شرمناک ماضی کا جائزہ لے۔ فلم کے رپورٹر رابرٹ بیک فورڈ نے برطانیہ سے سوال کیا کہ برطانیہ نے افریقی غلاموں کے ساتھ سلوک پر کوئی سرکاری معذرت کیوں نہیں کی جیسا کہ اس نے آئرلینڈ میں ہونے والے آلو کے قحط پر کی تھی؟ قومی معذرت کے طور پر ایسی ہی عوامی یادگار کیوں نہیں تعمیر کی گئی جیسا کہ برلن میں ہولوکاسٹ کے واقعے کے حوالے سے قومی میوزیم قائم کر کے کی گئی ہے؟ افریقہ سے چھینی گئی دولت اور امریکی غلاموں کی محنت سے حاصل ہونے والی برطانوی خوشحالی کو کبھی بھی تسلیم نہیں کیا گیا اور افریقی غلاموں کے وارثین کو کوئی تاوان یا ہرجانہ ادا کرنے کی ایک بھی مثال نہیں ہے۔

فلم میں یہ سوالات اس وقت اٹھائے گئے ہیں جب بلیئر اور بش کے ہاتھ عراقیوں کے خون میں لتھڑے ہوئے ہیں اور وہ خود کو افریقیوں کا نجات دہندہ ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ افریقی ممالک کے قرضے معاف کرنے کے عمل کو کامیابی کے ساتھ مغرب کی انسان دوستی سے منسلک کیا جا رہا ہے۔

اس بات کی طرف کوئی توجہ نہیں دے رہا ہے کہ افریقہ کے قرضے اس دولت کے مقابلے میں انتہائی معمولی ہیں جو مغرب نے افریقہ سے چھینی ہے Beckford کے ماہرین کا کہنا ہے کہ افریقی براعظم اور دوسرے علاقوں میں بسے ہوئے افریقی عوام کے قرضے برطانیہ کے اوپر اربوں کھربوں پاؤنڈ ہیں۔

No one considered that Africa's debt was trivial compared to what the West really owes Africa.

Beckford's experts estimated Britain's debt to Africans in the continent and diaspora to be in the trillions of pounds.

Without Africa and its Caribbean plantation extensions, the modern world as we know it would not exist.

Profits from slave trading and from sugar, coffee, cotton and tobacco are

only a small part of the story. What mattered was how the pull and push from these industries transformed Western Europe's economies. English banking, insurance, shipbuilding, wool and cotton manufacture, copper and iron smelting, and the cities of Bristol, Liverpool and Glasgow, multiplied in response to the direct and indirect stimulus of the slave plantations.

افریقہ پر برطانوی مظالم کی داستان:

افریقہ اور جزائر غرب الہند کے کھیتوں کے بغیر موجودہ جدید دنیا کی بقاء ناممکن تھی۔ غلاموں کی تجارت اور شکر، کافی، کپاس، اور تمباکو سے حاصل ہونے والا منافع ظلم کی اس طویل کہانی کا محض ایک حصہ ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ان صنعتوں کو یورپی معیشت کا حصہ بنانے کے لیے اس دولت کو کس طرح لوٹا گیا۔ انگریزی بنکاری، انشورنس، جہازوں کی تعمیر، اون اور کپاس کی تیاری، تانبہ اور لوہے کی دھات کاری جیسی صنعتیں برسلز، لیورپول اور گلاسگو کے شہروں کو دوگنا اور تین گنا کرنے کا سبب بنیں جو کہ غلاموں کی تجارت کا بالواسطہ یا براہ راست ثمر رہا ہے۔

جوزف انی کوری کی کتاب ایک انقلاب:

Joseph Inikori's masterful book, Africans and the Industrial Revolution in England, shows how African consumers, free and enslaved, nurtured Britain's infant manufacturing industry.

جوزف انی کوری نے اپنی ماہرانہ کتاب ''برطانیہ میں صنعتی انقلاب اور افریقی عوام'' [African and Industrial Revolution] میں اس بات کو واضح کیا ہے کہ کس طرح افریقی صارفین اور آزاد شہریوں نے برطانیہ کی ابتدائی صنعت کو پروان چڑھایا۔ Joseph یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ:

Why Europe, rather than China, made the breakthrough first into a modern industrial economy. To his two answers–abundant coal and New World colonies–he should have added access to West Africa. For the colonial Americas were more Africa's creation than Europe's: before 1800, far more Africans than Europeans crossed the Atlantic New World slaves were vital too, strangely enough, for European trade in the east.

یورپ کے بجائے صنعتی ترقی چین میں کیوں نہ ہوسکی؟

اس قدر تیز رفتار صنعتی ترقی یورپ کے بجائے چین میں کیوں نہیں ہوئی۔ اس سوال کے جواب میں دو چیزیں پیش کی جاتی ہیں ایک کوئلے کے وسیع ذخائر اور دوسرا جدید نوآبادیاتی نظام اس میں ایک اور شے کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ وہ ہے مغربی افریقہ کا راستہ، نوآبادیاتی امریکہ یورپیوں سے پہلے افریقیوں کی دریافت تھی۔ ۱۸۰۰

عیسوی سے قبل یورپی باشندوں سے پہلے افریقیوں نے بحراوقیانوس پار کیا تھا۔نئی دنیا کے غلام حیرت انگیز طور پر مشرق میں یورپی تجارت کی لازمی ضرورت تھے۔

افریقہ سے غلاموں کی فراہمی:

For merchants needed precious metals to buy Asian luxuries, returning home with profits in the form of textiles; only through exchanging these cloths in Africa for slaves to be sold in the New World could Europe obtain new gold and silver to keep the system moving. East Indian companies led ultimately to Europe's domination of Asia.

ان تاجرین کو ایشیائی تعیّشات خریدنے کے لیے قیمتی دھاتوں کی ضرورت تھی۔ کپڑے کی شکل میں منافع حاصل کر کے واپس لوٹنے والوں کے لیے ان کپڑوں کا بدل یہ تھا کہ وہ افریقی حکومت سے ان کپڑوں کے بدلے غلام حاصل کرتے جنھیں امریکہ (نئی دنیا میں) فروخت کر دیا جاتا اور یورپ اپنے نظام کو برقرار رکھنے کے لیے سونا حاصل کرتا رہتا تھا تجارتی ایسٹ انڈیا کمپنی ایشیا میں یورپ کے تسلط کا اہم سبب بنی۔

Africa not only underpinned Europe's earlier development. Its palm oil, petroleum, copper, chromium, platinum and in particular gold were and are crucial to the later world economy.

افریقہ نہ صرف یورپ کی ابتدائی ترقی میں سہارا بنا ہے بلکہ اس کے معدنی ذخائر تاڑ کا تیل (Palmoil)، پٹرولیم، تانبا، کرومیم، پلاٹینم اور بالخصوص سونے نے جدید دنیا کی معیشت کو استحکام دینے میں اہم کردار ادا کیا تھا اور کر رہا ہے۔

آئی ایم ایف: سونے کے ذخائر افریقی ہیں

The guinea coin paid homage in its name to the west African origins of one floss of gold. By this standard, the British pound since 1880 should have been rechristened the rand, for Britain's prosperity and its currency stability depended on South Africa's mines. I would wager that a large share of that gold in the IMF's vaults which was supposed to pay for Africa's debt relief had originally been stolen from that continent.

مغربی افریقہ کے ملک گنی کے سکے کو اس وجہ سے قبولیت حاصل ہوئی کہ اس ملک میں سونے کا اہم ترین منبع تھا اس معیار کے تحت ۱۸۸۰ سے پاؤنڈ کو Rand (افریقی سکہ) کا نام دینا چاہیے کیوں کہ برطانیہ کی خوشحالی اور اس کے سکّے کے استحکام کا دارومدار افریقی سونے کی کانوں پر ہے۔ یہ بات یقینی طور پر کہی جاسکتی ہے کہ آئی ایم ایف کی جیبوں میں موجود سونے کے وسیع ذخائر افریقہ سے چرائی گئی دولت کا حصہ ہیں۔

ساحل مارچ ۲۰۰۶ء